اودھ نامہ
لکھنؤ، ہفتہ ۳۱ مئی ۲۰۲۵
اپنا وطن

نسوانی ادب مرد مخالف نہیں بلکہ پدر سری نظام کو چیلنج دیتا ہے: مہوا ماجی

ہر ہاتھ میں ایک کتاب ہونی چاہیے: ممتا کالیہ □ "کتنا بدل چکا ہے ادب؟" کے موضوع پر ادبی کانفرنس اختتام پذیر

نئی دہلی-30 مئی 2025 (پریس ریلیز)۔ ساہتیہ اکادمی اور راشٹرپتی بھون کلچرل سنٹر کے اشتراک سے منعقدہ ادبی کانفرنس کے دوسرے دن "کتنا بدل گیا ادب؟" کے عنوان کے تحت آج تین اجلاس ہوئے۔ "بھارت کا نسوانی ادب: نئی بنیادیں" کے موضوع پر اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے ادیب افسانہ نگار محترمہ مہوا ماجی نے کہا کہ خواتین کا تخلیقی اظہار ایک مخصوص آواز، وژن اور زندگی کے تئیں ایک الگ نقطہ نظر رکھتا ہے۔ انھوں نے زور دے کر کہا کہ فیمنسٹ ادب کوئی علاحدہ اکائی نہیں بلکہ تخلیقیت کا ایک متنوع اظہار ہے۔ انھوں نے 15ویں صدی کے ادیشا شاعر سرلا داس کی لکھی "بلنکا رامائن" کا ذکر کرتے ہوئے انھیں ہندوستان میں نسوانی ادب کا بنیاد گزار قرار دیا۔ اس سیشن کی دیگر مقررین میں انامیکا، انو چاند موئی، مہوا ماجی، نندنی کھنگھی، پریتی شینائے اور کیکی تھنگ پانڈین شامل تھے۔

ہندی ادیبہ انامیکا نے اپنے خطاب میں کہا کہ بھارتی نسوانی ادب سرحدوں کو آگے بڑھا رہا ہے اور رشتوں کو از سر نو دریافت کر رہا ہے۔ تمل ادیبہ کیکی تھنگ پانڈین نے ہندوستان میں تاریخی اور معاصر مسائل پر گفتگو کی جس میں تسلسل اور وراثتی سیاق پر زور دیا گیا۔ ان کے تین بنیادی نکات تھے: کون بولتا ہے، کون بولا، اور کس کی کہانیاں نسوانیت کو شکل دیتی ہیں۔ انگریزی ادیبہ انو چاند موئی نے کہا کہ فیمنسٹ ادب نے صدیوں پر محیط خاموشی اور سنسر شپ کو توڑ کر ثقافتی منظرنامے پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ ہندی ادیبہ اور رکن پارلیمان مہوا ماجی نے ہندی ادب میں خواتین کے اظہار پسند اور تخلیقی رجحانات کا تجزیہ کرتے ہوئے نسوانیت کے اہم پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ انھوں نے کہا کہ خواتین کے مسائل پر گفتگو مرد مخالف نہیں ہے، بلکہ پدر سری اقتدار کو چیلنج دیتی ہے۔ معروف میڈیا کار نندنی کھنگھی نے کہا کہ ابتدا میں خواتین کے تحریری اظہار کو سماج نے حاشیے پر رکھا، لیکن وقت کے ساتھ اس کا دائرہ وسیع ہوا ہے۔ انھوں نے کہا کہ مہادیوی ورما، شلو بھنڈاری، شیوانی اور کرشنا سوبتی جیسی سرکردہ ادیباؤں نے اس کی بنیاد رکھی۔ انگریزی ادیبہ پریتی شینائے نے کہا کہ خواتین تحریر کے ذریعے طاقت کو دوبارہ حاصل کرتی ہیں، ایک خاموش انقلاب کو جنم دیتی ہیں، جو ہر لفظ اور ہر آواز کے ساتھ بڑھتا ہے، جمود کو چیلنج کرتی ہیں اور تبدیلی کو تحریک دیتی ہیں۔

"ادب میں تبدیلی بنام تبدیلی کا ادب" موضوع پر تیسرے اجلاس کی صدارت اکادمی کے نائب صدر کمد شرما نے کی۔ انھوں نے اپنے صدارتی خطبے میں کہا کہ یہ اجلاس کانفرنس کے مرکزی موضوع پر مرکوز تھا، جو ادب اور تبدیلی کے باہمی تعلق کو سمجھنے میں موثر رہا۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستانی زبانوں کے ادب کے تراجم کے ذریعے ہمارے سامنے کئی اہم تبدیلیاں واضح ہوتی ہیں۔

اس اجلاس میں گریشور مشرا، ممتا کالیہ، رنجیت نارزاری، ریتو کوٹھاری، اور یتیندر مشرا نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ معروف ہندی دانشور گریشور مشرا نے کہا کہ ادب ہمیشہ اپنے عہد کی حقیقت کو اس کی تبدیلیوں کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ معروف ہندی ادیبہ ممتا کالیہ نے کہا کہ ہم عالمی اور تکنیکی سطح پر ہونے والی تبدیلیوں کے گواہ ہیں، اور ان تبدیلیوں نے ادب کو گہرائی سے متاثر کیا ہے۔ یتیندر مشرا نے کہا کہ ادب میں جدیدیت کا سوال اکثر اس انداز میں اٹھایا جاتا ہے جیسے ہر کوئی تخلیق جدید نہیں تو وہ بے وقعت ہے۔ انگریزی ادیب رنجیت نارزاری نے کہا کہ ادب میں تبدیلی اور تبدیلی کا ادب، دونوں کو الگ کر کے نہیں دیکھا جا سکتا، کیونکہ یہ ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں اور باہم مربوط ہیں۔ انگریزی ادیبہ ریتو کوٹھاری نے کہا کہ ادب ایک جدلیاتی رشتے میں لمحاتی اور لازمانی کو قید کرتا ہے، جو وقت میں گہرائی سے پیوست ہوتا ہے۔